41

ربوہ آنے کو اپنے لئے زیادہ سے زیادہ موجبِ برکات بناؤ اور اپنے اوقات ذکرِ الٰہی میں صَرف کرو

یہ بھی اپنے درجہ کے لحاظ سے ایک مقدس مقام ہے۔ یہاں رہنے والوں کی اکثریت خدمتِ دین میں لگی ہوئی ہے

(فرمودہ 26 دسمبر 1952ء بمقام ربوہ)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''کئی اَور دوستوں کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اِس موقع پر مجھ سے نکاح پڑھوائیں☆۔ اُن کی اصل غرض تو یہ ہوتی ہے کہ مرکزی جماعت کے لوگ دعا میں شریک ہو جائیں۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ دو دفعہ آنے کی بجائے اب جلسہ سالانہ پر آئے ہیں تو ساتھ ہی نکاح بھی

☆ خطبہ جمعہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا جو سیّدہ امۃ السمیع صاحبہ بنت میر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر قرار پایا۔ اِسی طرح حضور نے سیدہ آنسہ بنت میر محمد اسحاق صاحب کے نکاح کا اعلان بھی فرمایا جو قاضی محمود شوکت صاحب ابن قاضی محمد حنیف صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپے مہر قرار پایا۔

پڑھوالیں۔ اس غرض کے لئے بیسیوں لوگ اپنی شادیاں ملتوی کر دیتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خواہش ہوگی کہ میں اُن کے نکاح کے اعلان پڑھوں۔ لیکن چونکہ نکاحوں کے اعلان پر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے اور جلسہ سالانہ کے پروگرام میں اِتنی دیر تک رُکا نہیں جا سکتا اِس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ 28 دسمبر کو مغرب اور عشاء کے درمیان نکاحوں کا اعلان کر دیا جائے۔ سو دوست یاد رکھیں 28 دسمبر کو شام اور عشاء کے درمیان نکاحوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔ جو دوست مجھ سے نکاح پڑھوانا چاہتے ہیں وہ اپنے اپنے کاغذات تیار رکھیں اور 28 دسمبر کو جمع کر کے دفتر پرائیوٹ سیکرٹری میں پہنچا دیں۔ میں آج ہی نکاحوں کا اعلان کر دیتا لیکن ایجاب وقبول میں اِتنا وقت لگ جاتا ہے کہ نہ صرف خطبہ اور نماز کے لئے وقت نہ بچتا بلکہ جلسہ کا کچھ وقت بھی اس میں صَرف ہو جاتا۔ اس لئے مجبوراً میں نے نکاحوں کا اعلان نہیں کیا۔ ایک دو اعلان ہوتے تو میں انہیں اِن نکاحوں کے اعلانات کے ساتھ شامل کر لیتا۔ ایسے موقع پر وقت نہایت قیمتی ہوتا ہے اور تھوڑا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اس سے ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

آج جلسہ کا دن ہے اور ساتھ ہی جمعہ کا دن بھی ہے اس لئے گویا جمعہ کے اندر جلسہ کا تداخل ہو گیا ہے یعنی جلسہ کے اندر جمعہ کا تداخل نہیں ہوا۔ اس لئے کہ جمعہ دائمی چیز ہے اور جلسہ عارضی چیز ہے۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جلسے کے اندر جمعہ کا تداخل ہو گیا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ جمعہ کے اندر جلسہ کا تداخل ہو گیا ہے۔ اس لئے میں اختصار کے ساتھ خطبہ جمعہ کو ایک دو منٹ میں ختم کرنا چاہتا ہوں تا نماز کے لئے وقت بچ سکے۔

افسوس ہے کہ آج افتتاحی تقریر کے موقع پر گو میں صرف دو چار منٹ بولا لیکن اتنا بولنے کی وجہ سے بھی میرا گلا بیٹھ گیا اور ڈر ہے کہ میں آئندہ تقاریر کے موقع پر بول سکوں گا یا نہیں۔ میں علاج میں لگا ہوا ہوں لیکن تاہم آواز بیٹھ رہی ہے۔ صرف ایک دو منٹ میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ جلسہ کے موقع پر یہاں آتے ہیں وہ جلسہ سننے کے لئے یہاں آتے ہیں اس لئے اُنہیں اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں خرچ کرنا چاہیے۔ یہ دن دراصل عبادت کے قائمقام ہیں۔ مسلمانوں پر حج فرض کیا گیا ہے۔ اس فرض کو پورا کرنے کے لئے لوگ مکہ جاتے ہیں جہاں ہمارے آقا سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اور پھر ایک لمبے عرصہ تک اپنی زندگی وہاں گزاری تا آپؐ کی وجہ سے جو برکات مکہ مکرمہ کو ملیں اُن سے وہ بھی

حصہ لیں۔ لیکن ہر شخص حج کے لئے مکہ نہیں جا سکتا۔ پھر مکہ سے اُتر کر مدینہ کا مقام ہے جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد تشریف لے گئے اور وفات کے بعد وہیں مدفون ہوئے۔ وہاں بھی مسلمان جاتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں اور عبادتیں کرتے ہیں تا آپ کی برکت کی وجہ سے، آپ کے قُرب کی وجہ سے کہ آپ وہاں مدفون ہیں۔ اُن پر بھی فضل ہو جائے اور تا وہ بھی اُن رحمتوں اور فضلوں میں شامل ہو جائیں جو آپ کے وجود کی وجہ سے اُس بستی پر ہو رہے ہیں۔ اِسی طرح لوگ جلسہ کے موقع پر ربوہ آتے ہیں تا موجودہ وقت میں جو برکات اِس مقام کو ملی ہیں اُن سے وہ بھی حصہ لیں۔

یہ ایک حقیقتِ مسلّمہ ہے اور تمام اولیاء اِس بات پر متفق ہیں کہ انسانی برکات بدل جاتی ہیں لیکن مقامات کی برکات نہیں بدلتیں۔ وہ ہمیشہ قائم رہتی ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کے حالات بدلتے رہتے ہیں لیکن مقام کے حالات نہیں بدلتے۔ مقام گناہ نہیں کرتا۔ وہ جس رنگ میں ایک دفعہ رنگا گیا۔ ہاں یہ ضرور ہوتا ہے کہ ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد لوگ اُس کے اندر خرابیاں کرنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن وہ خرابیاں لوگوں کی طرف منسوب ہوں گی اُس مقام کی طرف منسوب نہیں ہوں گی کیونکہ مقامات جُرم نہیں کرتے۔ پس خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کی وجہ سے بعض مقامات کو مقدس بنا دیا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیتُ اللہ بنایا اور اِس وجہ سے مکہ مقدس قرار پایا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پیدا ہوئے جس کی وجہ سے مکہ کی برکات میں اَور بھی اضافہ ہو گیا۔ اِسی طرح اَور مقامات ہیں جو مقدس ہیں۔ یہ مقام بھی اپنے درجہ کے لحاظ سے مقدس ہے۔ یہاں وہ لوگ بیٹھے ہیں جو یہ ارادہ لے کر یہاں آئے ہیں کہ وہ دین کی خدمت کریں گے۔ یہاں دینی تعلیم دی جاتی ہے اور دینی تعلیم کے حصول کے لئے بہت دور دور کے ممالک سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ اگر کوئی یہاں آئے گا اور چاہے گا کہ اُس کی اصلاح ہو جائے تو اُس کی اصلاح ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یہاں رہتے ہیں ان میں اکثر دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جب تک یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمتِ دین میں لگی ہوئی ہے۔ اُس وقت تک وہ لوگ بھی مقدس ہیں اور یہ مقام بھی مقدس ہے۔ جب یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمتِ دین سے ہٹ جائے گی تو اُن سے تقدیس بھی چلی جائے گی لیکن یہ

مقام پھر بھی مقدس رہے گا کیونکہ جب کوئی جگہ مقدس ہو جاتی ہے تو اُس کی برکتیں اُس سے واپس نہیں لی جاتیں۔اس لئے کہ اُس کے حالات نہیں بدلتے۔ وہ گناہ نہیں کرتا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مقدس جگہیں ہیں اور قیامت تک مقدس رہیں گی۔ لیکن افسوس کہ وہاں کے رہنے والوں نے خدمتِ دین سے منہ موڑ لیا اس لئے جہاں تک ان جگہوں کا سوال ہے وہ مقدس ہیں۔لیکن جہاں تک ان کے رہنے والوں کا سوال ہے اب ان سب کو نیک نہیں کہا جا سکتا۔مگر اِس سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں آتا۔

اِس وقت ربوہ ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمتِ دین کے لئے لگی ہوئی ہے۔اس لئے یہ مقام بھی مقدس ہے۔اور اسے آئندہ ایک زمانہ تک کے لئے دین کا مرکز بنایا گیا ہے۔اور یہاں کے رہنے والے بھی مقدس ہیں کیونکہ وہ اس کی تقدیس میں مدد دے رہے ہیں۔ یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمتِ دین میں لگی ہوئی ہے۔ بے شک جہاں تک انسان کا سوال ہے وہ کمزور ہوتا ہے اور اس سے کمزوریاں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ اِسی طرح اگر یہاں کے رہنے والوں میں بعض کمزوریاں پائی جاتی ہوں تو توبہ واستغفار سے خدا تعالیٰ ان کمزوریوں کو معاف کر دے گا۔

ایسے مقام پر آ کر وقت ضائع کرنا نہایت افسوسناک امر ہوتا ہے۔ مجھے آج خوشی ہوئی کہ نماز جمعہ میں بھی اور صبح دعا کے وقت بھی سوائے ایک معمولی تعداد کے باقی سب لوگ بیٹھے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دوستوں نے میرے اعلان کو اہمیت دی ہے۔تین دن بیٹھ رہنا کوئی بڑی بات نہیں۔خدا تعالیٰ نے اسلام میں دس دن کا اعتکاف رکھا ہے۔معتکف دس دن تک مسجد میں بیٹھتا ہے لیکن یہاں تو صرف تین دن تک بیٹھنا ہوتا ہے۔ پھر اعتکاف میں انسان 24 گھنٹے ایک گھر بیٹھتا ہے لیکن یہاں صرف جلسہ کے دوران میں بیٹھنا ہوتا ہے۔ پھر آپ اپنی بیوی بچوں اور دوستوں کے پاس جا سکتے ہیں لیکن اعتکاف میں یہ نہیں ہوتا۔اعتکاف میں انسان اپنے بیوی بچوں سے بھی جدا رہتا ہے اور پھر دس دن تک سارا وقت مسجد میں ہی کاٹتا ہے۔ پس اِس تھوڑے سے وقت کو زیادہ سے زیادہ ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں صَرف کرو۔

میں نے بتایا ہے کہ بعض مقامات مقدس ہوتے ہیں۔ربوہ بھی ایک مقدس مقام ہے۔ جب رہنے والے بھی مقدس ہوں اور مقام بھی مقدس ہو اور دل بھی دعا میں لگا ہوا ہو تو دعا کی قبولیت

میں کون سی کسر رہ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ تو قدوس پہلے سے ہے۔

پس تم اپنے یہاں آنے کو زیادہ سے زیادہ موجبِ برکات بناؤ۔ تم نے سردی برداشت کی ہے، یہاں آنے کے لئے پیسے خرچ کئے ہیں، تم بیوی بچوں سے جدا ہوئے ہو، اپنے کاموں کا نقصان کیا ہے۔ پس اِس تکلیف کا کچھ تو صلہ ملنا چاہیے۔ تمہیں اتنے دن تک زمین پر سونے کا بھی تو صلہ ملنا چاہیے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ تمہیں ان چیزوں کا صلہ دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن صلہ لینے کے لئے تمہیں برتن بھی تو پیش کرنا چاہیے۔ اگر تم اپنا برتن پیش نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ صلہ کیسے دے گا۔ پس تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ ذکرِ الٰہی میں خرچ کرو اور اپنے یہاں آنے کو زیادہ سے زیادہ موجبِ برکات بناؤ تو یہ برتن بن جائے گا جس میں خدا تعالیٰ اپنا صلہ ڈال دے گا۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یہ اُس جُلاہے والی حرکت ہوگی جو بازار میں تیل لینے گیا اور برتن چھوٹا ہونے کی وجہ سے اُس نے سارا تیل ضائع کر دیا۔

کہتے ہیں کسی جُلاہے نے اپنے بیٹے کو بازار سے تیل خریدنے کے لئے بھیجا۔ اس نے ایک برتن لے لیا اور اندازہ لگایا کہ اس میں سارا تیل آ جائے گا۔ وہ برتن ایک کٹورا تھا جس کے پیچھے ایک حلقہ سا بنا ہوتا ہے۔ اس نے دکاندار سے کہا اِس برتن میں تیل ڈال دو۔ دکاندار نے اُس برتن میں تیل ڈال دیا۔ برتن بھر گیا اور کچھ تیل بچ رہا۔ دکاندار نے کہا کہ اتنا تیل بچ گیا ہے۔ جُلاہے کے لڑکے نے کہا کوئی بات نہیں۔ اُس نے برتن اُلٹا دیا اور کہا باقی تیل اس حلقہ میں ڈال دو۔ جونہی اُس نے برتن اُلٹا، سارا تیل بہہ گیا۔ اور جب کٹورے کے پیندے میں تیل ڈلوا کر اُس نے کٹورا سیدھا کیا تو وہ سارا تیل بھی گر گیا۔ پس ایسا آدمی جو جلسہ سننے کی غرض سے یہاں آتا ہے اور یہاں آکر اپنا وقت باتوں میں ضائع کر دیتا ہے اُس کی مثال اس جُلاہے کے بیٹے کی سی ہے جس نے اپنا سارا تیل ضائع کر دیا۔

تم اپنے اوقات کو اس طرح استعمال کرو کہ کوئی وقت ضائع نہ جائے۔ ایک تاجر ایک ایک دمڑی کا حساب رکھتا ہے تب کہیں جا کر فائدہ اٹھاتا ہے۔ اِسی طرح ایک دیندار شخص بھی دمڑی دمڑی کا حساب رکھتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ قرآن کریم نے اسے تجارت ہی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ 1۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا

ہے۔ اور ان کے بدلہ میں انہیں جنت دے دی ہے۔ گویا یہ بھی ایک سودا ہے۔ جیسے ایک تاجر کوڑی کوڑی کے حساب کے بعد نفع اٹھاتا ہے اسی طرح ایک مومن بھی کوڑی کوڑی کا حساب کر کے نفع پائے گا۔

صحابہؓ میں نیکیوں میں ترقی کرنے کا اتنا شوق پایا جاتا تھا کہ ایک دفعہ صحابہؓ ایک جنازہ پر گئے۔ جب جنازہ کی نماز ختم ہوگئی تو ایک صحابی نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کسی میت کی نماز جنازہ میں شریک ہو اُسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اور وہاں اتنی دیر ٹھہرے کہ میت کو دفن کرلیا جائے اُسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے 2۔ جب اُس صحابیؓ نے یہ روایت سنائی تو بعض صحابہؓ سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ تم نے یہ بات ہمیں پہلے کیوں نہ بتائی۔ نامعلوم ہم نے کتنے قیراط ثواب ضائع کر دیا ہے 3۔

کہتے ہیں قطرہ قطرہ میشود دریا۔ قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے۔ اِسی طرح ایک نیکی کے کرنے سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ اگر تم جلسہ میں بیٹھ کر تقاریر سنو گے تو تمہیں اس سے فائدہ پہنچے گا۔ پھر اگر تم تقاریر سننے کے لئے بیٹھو گے تو تم کہو گے ذرا کان لگا کر سُن لیں تا کوئی مفید بات ہاتھ آ جائے۔ پھر جب تم کان لگا کر سنو گے تو اُن پر عمل بھی کرو گے۔ پھر جب تم عمل کرنے لگ جاؤ گے تو تم کہو گے اِتنی دیر عمل کیا ہے چلو کچھ دیر اَور عمل کر لو۔ پھر دوسرے دن بھی تمہیں اِس بات کی تحریک ہوگی۔ یہاں تک کہ تمہاری ساری زندگی ایمان اور عمل کے لحاظ سے قابلِ فخر ہو جائے گی۔

مجھے اِس بات کی خوشی ہے کہ دوستوں نے اِس سال میری نصیحت پر ایک حد تک عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اِس سال مزید توفیق دے۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں ہمیشہ کے لئے آپ کو تقاریر سننے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(بدر قادیان 25 جنوری 1953ء)

1: التوبة: 111

2: بخاری کتاب الْاِیْمَان باب اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِیْمَان۔

3: مسلم کتاب الجنائز باب فَضْلُ الصَّلوٰةِ عَلَى الْجَنَازَة۔ (الخ)